رافضیت

شیخ الاسلام ابن تیمیه کے اقوال کی روشنی میں

اعانة المحتاج من كتاب المنهاج

في ضوء أقوال ابن تيمية رحمه الله

(باللغة الأردية)

جمع وترتیب

شریف بن علی الراجحی

ترجمہ

ابوالمکرم عبدالجلیل رحمہ اللہ

مراجعہ

شفیق الرحمن ضیاء اللہ مدنی

الناشر

دفتر تعاون برائے دعوت وتوعیۃ الجالیات ربوہ

ریاض ۔ مملکت سعودی عرب

Islamhouse.com

❀❀❀ توجہ فرمائیں! ❀❀❀

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب............

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اَپ لوڈ (UPLOAD) کی جاتی ہیں۔
- متعلقہ ناشرین کی اجازت کے ساتھ پیش کی گئی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات کی نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

❀❀❀ تنبیہ ❀❀❀

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر
تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں

ٹیم کتاب وسنت ڈاٹ کام

webmaster@kitabosunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدّمہ

الحمدلله رب العالمين والصلاة والسلام على نبينا محمدوعلى آله وأصحابه أجمعين ،والتابعين لهم بإحسان إلى يوم الدين،أمابعد:

اللہ عزوجل نے دین اسلام کی نصرت وحفاظت کا ذمہ لیا ہے،فرمایا:

(إِنا نَحنُ نَزَّلنَا الذِّكرَوإِنَّا لَه لحافِظُون) الحجر:۹

''بے شک ہم نے ذکر(قرآن)نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت فرمانے والے ہیں''۔

اللہ تعالی نے اپنے دین کی حفاظت کیلئے مختلف اسباب مہیا فرمائے ،جن میں ایک سبب یہ ہے کہ اس نے امت کے ربانی علماء کو دین اسلام کا دفاع اور بدعت اور اسکے خطرات کی نشاندہی کرنے کی توفیق دی،اللہ نے جن علمائے امت کو اس کارِخیر کی توفیق بخشی ان میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا نام بھی شامل ہے،چنانچہ انھوں نے اس فریضہ کو بحسن وخوبی انجام دیا اور اسکے لئے جہاد کر کے بڑی بڑی قربانیاں پیش کیں ،اس جہاد کا ایک ثمرہ انکی وہ بے شمار گرانقدر تالیفات وتصنیفات ہیں جنکو اللہ تعالی نے قبولیت بخشی ہے،اورسنت اوراہل سنت سے محبت رکھنے والا،حق اور خیر کا طلبگار اوراسلام اور مسلمانوں کا دفاع کرنے والا ہرفرد ان کتابوں کی نشرواشاعت کیلئے کوشاں ہے،اس سلسلہ کی ایک مبارک اوراہم ترین کوشش وہ تھی جو امام شاہ عبدالعزیز آل سعود رحمہ اللہ کے حکم سے انجام پائی کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی تالیفات کی طباعت واشاعت کا اہتمام کیا گیا،امام عبدالعزیز رحمہ اللہ کے بعد انکے نیک طینت بیٹوں نے اس سلسلہ کو جاری رکھا،اللہ تعالی

انکے وفات یافتگان پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے اور جو بقید حیات ہیں انہیں مزید توفیق بخشے اور برکتوں سے نوازے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی تالیفات میں سے (منہاج السنۃ النبویہ) ایک اہم تالیف ہے، جسکے پڑھنے پڑھانے اور مختصر کرنے کا علماء کرام کے یہاں بڑا زبردست اہتمام رہا ہے، مسلمانوں کے نزدیک اس کتاب کی اہمیت ہی کے پیش نظر دارالإفتاء اور امام محمد بن سعود اسلامک یونیورسٹی ریاض کی جانب سے اسکی طباعت واشاعت اور تقسیم عمل میں آئی ،اسی طرح مفتی اعظم سعودی عرب سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ کی زیر سرپرستی دائمی کمیٹی برائے علمی تحقیقات وافتاء نے اس کتاب کے پڑھنے اور اس کی طرف رجوع کرنے پر توجہ دلائی ہے۔

کتاب کی اسی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے میرے اندر یہ خواہش پیدا ہوئی کہ لوگوں تک اس کتاب کے پہنچانے اور اسکا فائدہ عام کرنے میں میں بھی حصہ لوں، چنانچہ میں نے کتاب کی روشنی میں سوالات مرتب کئے ،اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے اقوال سے انکی عبارت میں کسی اضافہ یا تصرف کے بغیر حرف بہ حرف ان سوالوں کے جوابات نقل کردئے ہیں۔

اللہ تعالی سے دعا گوں ہوں کہ وہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ پر رحمتیں نازل کرے، انکی مغفرت فرمائے اور اسلام اور مسلمانوں کی جانب سے انہیں بہترین بدلہ عطا کرے، نیز اجر وثواب کی نیت سے انکی کتابوں کی نشر واشاعت کرنے والے ہر شخص کو اجر عظیم سے نوازے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین ،والصلاۃ والسلام علی نبینا محمد وعلی آله وأصحابه أجمعین،والتابعین لهم بإحسان إلی یوم الدین ،أمابعد:

یہ چند سوالات اورانکے جوابات ہیں جو روافض کے مذہب سے تعلق رکھتے ہیں ،جواپنے آپ کوشیعہ امامیہ،جعفریہ اوراثناعشریہ کہلوانا پسند کرتے ہیں، یہ دراصل ایک ہی حقیقت اورایک ہی فرقہ کے متعدد نام ہیں،اور یہ عصر حاضر میں شیعوں کا سب سے بڑا فرقہ ہے۔

سوالوں کے جوابات شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے اقوال سے انکی گرانقدر کتاب (منہاج السنۃ النبویہ) سے اخذ کئے گئے ہیں، جسے مزید تفصیل درکار ہووہ مذکورہ کتاب کی طرف رجوع کرسکتا ہے۔ یہ جوابات شیخ الاسلام ابن تیمیہ کی عبارت میں منحصر ہیں،ان میں کسی طرح کا کوئی اضافہ نہیں کیا گیا ہے، مذکورہ فرقہ سے متعلق شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے اقوال اسکی واضح دلیل ہیں کہ انہیں اس فرقہ کے مذہب اورانکے اقوال وروایات پر وسیع معلومات حاصل تھیں ،ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اس مذہب کی عمارت کوجڑ سے اسطرح ہلا یا ہے کہ اسکی چھت گر کر پست اور بنیادیں تباہ وبرباد ہوگئی ہیں، وہ ابن تیمیہ کے دلائل کی تردید اورانکے اقوال پر تنقید کرنے کی جرأت نہیں کر سکتے ،کیونکہ یہ دلائل وبراہین عقلی اورنقلی ہیں،اورمناقشہ نہایت ہی سنجیدہ اورٹھوس اور پائیدار بنیادوں پر قائم ہے،چنانچہ وہ لاجواب ہوکراس طرح پیٹھ پھیر کر بھاگے جسطرح بدکے ہوئے گدھے شیر سے بھاگتے ہیں۔

اللہ تعالی شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ پر رحمتیں نازل فرمائے ،انہیں اجر عظیم سے نوازے اورانکے درجات بلند کرے۔

اب آپ کتاب کو پڑھیں اوراسمیں غوروفکر کریں ،اللہ تعالی ہم سب کواپنی مرضیات پر عمل

کرنے کی توفیق دے، اپنے دین کی مدد فرمائے، اسلام کا کلمہ بلند کرے اور ہم سب کو اس جماعت میں شامل کر دے جن سے وہ محبت کرتا ہے اور وہ اس سے محبت رکھتے ہیں، آمین۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا:

''اللہ تعالی نے اسی لئے ہمیں نماز میں یہ پڑھنے کا حکم دیا ہے:

﴿إهدنا الصراط المستقيم صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين﴾

''(اے اللہ) ہمیں صراط مستقیم (سیدھا راستہ) دکھا، ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا، انکا نہیں جن پر غضب نازل کیا گیا اور نہ ہی انکا جو گمراہ ہیں''۔

ضال (گمراہ) وہ شخص ہے جس نے حق نہیں پہچانا، جیسا کہ نصاری کا حال ہے، اور مغضوب علیہ (جس پر غضب نازل کیا گیا) وہ گمراہ شخص ہے جسنے حق کو پہچانا مگر اسکے خلاف عمل کیا، جیسا کہ یہود کا حال ہے، جبکہ صراط مستقیم (سیدھا راستہ) حق کی معرفت اور اس پر عمل دونوں کو شامل ہے، جیسا کہ دعائے ماثور میں ہے:

(اللهم أرني الحق حقاً ووفقني لاتباعه، وأرني الباطل باطلاً ووفقني لاجتنابه، ولا تجعله مشتبهاً عليَّ فاتبع الهوى)

''اے اللہ! مجھے حق کو حق دکھلا اور اسکی پیروی کی توفیق دے، اور باطل کو باطل دکھلا اور اس سے بچنے کی توفیق دے، اور مجھ پر اسے گڈمڈ نہ ہونے دے کہ میں خواہش نفس کا شکار ہو جاؤں''۔ (مہاج السنۃ النبویہ، جلد۱، صفحہ۱۹)

بسم اللہ الرحمان الرحیم

سوال ۱:

روافض کے بارے میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے کیا فرمایا ہے؟

جواب:

روافض تمام نفس پرستوں میں سب سے زیادہ جاہل اور ظالم ہیں، وہ انبیاء علیہم السلام کے بعد اللہ تعالیٰ کے افضل ترین اولیاء یعنی سابقین اولین مہاجرین وانصار اور ان کے سچے پیروکار تابعین سے جن سے اللہ راضی ہے اور وہ اللہ سے راضی ہیں، عداوت ودشمنی برتتے ہیں، اور کفار ومنافقین یعنی یہود ونصاریٰ، مشرکین اودیگر ملحد وگمراہ فرقوں مثلاً نصیریہ اوراسماعیلیہ وغیرہ سے محبت وعقیدت رکھتے ہیں۔(جلد ا صفحہ ۲۰)

سوال ۲:

کیا روافض، یہودیوں کے ساتھ تعاون کرتے ہیں؟

جواب:

یہودیوں کے ساتھ ان کے تعاون کی داستان تو بالکل مشہور ومعروف ہے۔(جلد ا صفحہ ۲۱)

سوال ۳:

بعض لوگوں کا دعویٰ ہے کہ روافض صاف دل ہوتے ہیں، آپ کا کیا خیال ہے۔

جواب:

اس سے بڑی دلی خباثت کیا ہوسکتی ہے کہ آدمی کا دل افضل ترین مومنین نیز انبیاء علیہم السلام کے بعد اللہ تعالیٰ کے سادات اولیاء کے بارے میں بغض وکینہ اور خیانت سے لبریز ہو(جلد ا صفحہ ۲۲)

سوال ۴:

روافض کو روافض کا نام کب دیا گیا؟ کیوں دیا گیا؟ اور کس نے دیا؟

جواب:

حضرت زید کے زمانہ میں شیعہ، رافضی اور زیدی دو فرقوں میں منقسم ہوئے، اس کی وجہ یہ ہوئی کہ جب حضرت زید سے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنھما کے بارے میں دریافت کیا گیا اور انہوں نے ان کے لئے اللہ سے رحمت کی دعا کی، تو شیعوں کا ایک گروہ ان سے علیحدہ ہوگیا، حضرت زید نے کہا: رَفَضتُمُونِی (تم نے مجھے چھوڑ دیا) چنانچہ اس گروہ کے زید کو چھوڑ کر علیحدہ ہو جانے کی وجہ سے اسے رافضی کہا گیا اور جو گروہ حضرت زید کے ساتھ باقی رہا وہ ان کی طرف منسوب ہو کر زیدی کہلایا۔ (جلد ۱، صفحہ ۳۵)

سوال ۵:

روافض کن کن صحابہ سے براءت و بے زاری ظاہر کرتے ہیں؟

جواب:

دس سے کچھ زیادہ صحابہ کو چھوڑ کر باقی تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے براءت و بیزاری ظاہر کرتے ہیں۔ (جلد ۱، صفحہ ۳۹)

سوال ۶:

کیا وجہ ہے کہ روافض کے اندر کذب اور جہالت زیادہ پائی جاتی ہے؟

جواب:

چونکہ ان کے مذہب کی بنیاد ہی جہالت پر ہے، اس لئے اس فرقہ کے اندر سب سے زیادہ جھوٹ اور جہالت پائی جاتی ہے (جلد ۱، صفحہ ۵۷)

سوال ۷:

رافضی فرقہ کی نمایاں خصوصیت کیا ہے؟

جواب:

علمائے حدیث کا اس بات پر اتفاق ہے کہ رافضی فرقہ سب سے جھوٹا فرقہ ہے اور جھوٹ بولنا اس کی قدیم عادت ہے، اسی لئے علمائے اسلام اس فرقہ کے بکثر جھوٹ بولنے سے ہی اس کا پتہ لگا لیتے تھے۔ (جلد ا، صفحہ ۵۹)

سوال ۸:

کیا یہ بات صحیح ہے کہ مذکورہ فرقہ جھوٹ اور فریب کو مقدس مانتا ہے؟ اور وہ اس کو کیا نام دیتا ہے؟

جواب:

یہ کہتے ہیں کہ ہمارا دین ''تقیہ'' ہے اور تقیہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی زبان سے وہ بات کہے جو دل میں موجود بات کے برخلاف ہو، اور یہ عین کذب ونفاق ہے (جلد ا، صفحہ ۶۸)

سوال ۹:

مسلم حکام کے بارے میں روافض کا کیا موقف ہے؟

جواب:

روافض، مسلم حکام کے سب سے بڑے مخالف اور ان کی سمع وطاعت سے سب سے زیادہ دور ہیں، اور جو کچھ اطاعت کرتے ہیں وہ مجبوراً اور کراہت کے ساتھ کرتے ہیں۔ (جلد ا صفحہ ۱۱۱)

سوال ۱۰:

رافض جو عمل کرتے ہیں ان کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟

جواب:

بھلا اس شخص سے بڑھ کر کس کی کوشش برباد اور رائیگاں ہوسکتی ہے جو طول طویل مشقت

اٹھائے اور بکثرت قتل وقتال کرے اور مسلمانوں کی جماعت سے علیحدہ رہے، سابقین اولین صحابہ وتابعین پر لعن وطعن کرے، کفار ومنافقین سے میل جول رکھے، طرح طرح کے حیلے بہانے اپنائے اور ہر ممکن چال چالے، جھوٹے گواہوں سے تقویت حاصل کرے اور اپنے چیلوں اور مریدوں کو فریب دے۔ (جلد ا، صفحہ ۱۲۱)

سوال ۱۱:

رافض جنہیں اپنا امام سمجھتے ہیں ان کے بارے میں وہ کس حد تک غلو کرتے ہیں؟

جواب:

انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے ائمہ کو رب بنالیا ہے۔ (جلد ا صفحہ ۴۷۴)

سوال ۱۲:

کیا روافض فرقہ پرست ہوتے ہیں؟

جواب:

ان کے پیر ابن نعمان نے ''مناسک المشاہد'' یعنی مزارات کا حج نامی ایک کتاب لکھی ہے جس میں اس نے مخلوق کی قبروں کا اس طرح حج کرایا ہے جس طرح خانہ کعبہ کا حج کیا جاتا ہے۔ (جلد ا، صفحہ ۴۷۶)

سوال ۱۳:

کیا کذب ونفاق ان کے مذہب کا ایک بنیادی اصول ہے؟

جواب:

اللہ تعالی نے منافقوں کے بارے میں یہ بتایا ہے کہ وہ اپنی زبان سے ایسی باتیں کہتے ہیں جو ان کے دل میں نہیں ہوتیں، اور یہی روافض کے دین کی بنیاد ہے جسے وہ تقیہ کا نام دیتے ہیں، اور اس کو وہ ائمہ اہل بیت کی طرف منسوب کرتے ہیں جس سے اللہ تعالی نے اہل بیت

کو پاک و بری رکھا ہے، یہاں تک کہ وہ جعفر صادق سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: تقیہ میرا دین ہے اور میرے آباء کا دین ہے۔حالانکہ اللہ تعالی نے مومنین اہلبیت اور دیگر مومنین کو اس سے پاک و محفوظ رکھا ہے، بلکہ مومنین اہل بیت ایمان وصداقت میں اوروں سے بڑھ کر تھے، اوران کا دین تقویٰ تھا تقیہ نہیں (جلد۲، صفحہ۴۶)

سوال۱۴:

رافض کس طبقہ میں پائے جاتے ہیں؟

جواب: روافض زیادہ تر دو طبقوں میں پائے جاتے ہیں: یا تو بے دین منافقوں اور ملحدوں میں، اور یا تو جاہلوں میں جن کے پاس منقولات ومعقولات کا کوئی علم نہیں ہوتا (جلد۲، صفحہ۸۱)

سوال۱۵:

کیا روافض کے یہاں زہد اور صحیح اسلامی جہاد پایا جاتا ہے؟

جواب:

انکی دنیا کی محبت اور دنیا پرستی ظاہر ہے، اسی لئے انہوں نے حسین رضی اللہ عنہ سے خط وکتابت کی، اور جب انھوں نے اپنے عم زاد کو ان کے پاس بھیجا اور پھر خود آئے تو یہ ان کے ساتھ غداری کر گئے اور دنیا کے عوض اپنی آخرت بیچ بیٹھے، چنانچہ انہیں دشمنوں کے حوالہ کر کے خود انکے ساتھ قتال میں شامل ہو گئے، اب انکے یہاں کیسا زہد اور کون سا جہاد باقی بچا، علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو انکے ہاتھوں جو تلخ گھوٹ پینے پڑے اسے اللہ ہی بہتر جانتا ہے، یہاں تک کہ علی رضی اللہ عنہ نے ان پر بد دعا کی کہ اے اللہ! میں ان سے اور وہ مجھ سے نا امید ہو چکے ہیں، اسلئے تو مجھے ان سے اچھے ساتھی عطا فرما، اور انھیں مجھ سے خراب خلیفہ عطا فرما (جلد۲، صفحہ۹۰، ۹۱)

سوال ۱۶:

کیا رافضی فرقہ گمراہ ہے؟

جواب:

کیا اس فرقہ سے بڑھکر کوئی گمراہ ہوسکتا ہے جو سابقین اولین مہاجرین وانصار سے دشمنی برتتے ہیں اور کفار ومنافقین سے عقیدت ومحبت رکھتے ہیں (جلد۳،صفحہ۳۷۴)

سوال ۱۷:

منکرات (برائیوں) کے بارے میں روافض کا کیا رویہ ہوتا ہے؟

جواب:

انکے یہاں جو برائیاں رائج ہیں وہ عموماً ان سے منع نہیں کرتے، بلکہ ان کے ملک میں ظلم وزیادتی اور فحش وبدکاری اور اسکے علاوہ دیگر منکرات تمام ملکوں سے زیادہ پائے جاتے ہیں (جلد۳،صفحہ۳۷۶)

سوال ۱۸:

کفار کے بارے میں ان کا کیا موقف ہے؟

جواب:

یہ ہمیشہ کفار یعنی مشرکین اور یہود ونصاریٰ سے محبت وعقیدت کا دم بھرتے ہیں اور مسلمانوں سے دشمنی برتتے اور ان سے قتال کرنے میں کفار کا ساتھ دیتے ہیں (جلد۳،صفحہ۳۷۸)

سوال ۱۹:

روافض نے اللہ کے دین میں کیا کیا چیزیں داخل کی ہیں؟

جواب:

انہوں نے اللہ کے دین میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسے جھوٹ کا ارتکاب کیا ہے جو انکے

علاوہ کسی اور نے نہیں کیا، اوراس حق وصداقت کی تردید کی ہے جو انکے علاوہ کسی اور نے نہیں کی، اورقرآن کریم میں ایسی تحریف کی ہے جس کی کسی اور نے جرأت نہیں کی (جلد۳، صفحہ ۴۰۴)

سوال۲۰:

روافض' اہل بیت کے اجماع کی پیروی کا دعویٰ کرتے ہیں، انکا یہ دعویٰ کہاں تک درست ہے؟

جواب:

اسمیں کوئی شک نہیں کہ روافض' خاندان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے اجماع اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اجماع کی مخالفت پر متفق ہیں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں اور آپ کے ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم کے دور خلافت میں خاندان نبوت بنی ہاشم میں کوئی بھی شخص بارہ اماموں کی امامت کا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کی عصمت کا قائل نہیں تھا، نہ ہی کوئی خلفائے ثلاثہ کے کفر کا عقیدہ رکھتا تھا، نہ کوئی انکی امامت وخلافت پر طعنہ زنی کرتا تھا، اور نہ ہی کوئی صفات باری تعالیٰ اور تقدیر کا منکر تھا۔ (جلد۳، صفحہ ۴۰۴، ۴۰۷)

سوال۲۱:

ہم چاہتے ہیں کہ آپ فرقہ رافضیہ کے چند اوصاف بیان فرمادیں؟

جواب:

انکے یہاں جھوٹ، حق کی تکذیب، ناممکنات کی تصدیق، قلت عقل، نفس پرستی میں غلو اور مجہول ونامعلوم اشیاء سے تعلق اور وابستگی یہ تمام چیزیں اتنی زیادہ ہیں کہ اتنی کسی اور فرقہ میں نہیں پائی جاتیں (جلد۳، صفحہ ۴۳۵)

سوال۲۲:

روافض، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر طعنہ زنی کیوں کرتے ہیں؟

جواب:

روافض (بظاہر تو) صحابہ کرام اوران کی روایات پر طعنہ زنی کرتے ہیں، لیکن انکا اصل مقصد (رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی) رسالت پر طعنہ زنی کرنا ہے (جلد۳، صفحہ۴۶۳)

سوال۲۳:

شیعوں کی رہنمائی کون کرتا ہے؟

جواب:

شیعوں کے یہاں ایسے ائمہ نہیں ہیں جو براہ راست انکی رہنمائی کریں، سوائے ان کے پیروں کے جو باطل طریقہ سے انکا مال کھاتے اورانھیں اللہ کے دین سے روکتے ہیں (جلد۳، صفحہ۴۸۸)

سوال۲۴:

رافضی پیر اپنے مریدوں کو کس بات کا حکم دیتے ہیں؟

جواب:

وہ انھیں شرک باللہ کا اور غیر اللہ کی عبادت کا حکم دیتے اور اللہ کے دین سے روکتے ہیں، جس کے نتیجہ میں وہ کلمہ شہادت لا الہ الا اللہ کی حقیقت سے خارج ہوجاتے ہیں، کیونکہ حقیقت توحید یہ ہے کہ ہم صرف اللہ وحدہ کی عبادت وبندگی کریں، پس اس کے سوا کسی کو پکارا نہ جائے، اس کے سوا کسی سے ڈرا نہ جائے، اس کے سوا کسی اور پر اعتماد وتوکل نہ کیا جائے اور پورا دین اسی کے لئے خاص کردیا جائے کسی مخلوق کے لئے نہیں، اور حقیقت توحید میں یہ بھی شامل ہے کہ انبیاء وملائکہ میں سے کسی کو بھی اللہ کو چھوڑ کر رب نہ بنالیا جائے، تو پھر ائمہ

پیر، علماء اور بادشاہ وغیرہ کو اللہ کے سوا کیونکر رب بنایا جا سکتا ہے؟ (جلد۳، صفحہ ۴۹۰)

سوال ۲۵:

روافض کی گواہی کیسی ہوتی ہے؟

جواب:

روافض اگر گواہی دیں تو ان کی گواہی ناواقفیت پر مبنی ہوتی ہے، یا ایسی جھوٹی گواہی دیتے ہیں جس کا جھوٹ ہونا وہ جانتے ہیں، ان کا حال درحقیقت وہی ہے جو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ میں نے روافض سے بڑھ کر جھوٹی گواہی دینے والا کسی کو نہیں دیکھا۔ (جلد ۳، صفحہ ۵۰۲)

سوال ۲۶:

کیا روافض (کے مذہب) کا اصول اہل بیت کا وضع کردہ ہے؟

جواب:

اہل سنت والجماعت کے اصول سے ہٹ کر ان کے جتنے بھی اصول ہیں ان سب میں وہ علی رضی اللہ عنہ اور ائمہ اہل بیت کے مخالف ہیں۔ (جلد۴، صفحہ ۱۶)

سوال ۲۷:

روافض اپنے آپ کو جعفر صادق سے منسوب کرتے ہیں، آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

جواب:

جعفر صادق پر جتنا جھوٹ گھڑا گیا ہے اتنا ان سے پہلے کسی پر نہیں گھڑا گیا تھا، یہ مصیبت دراصل ان جھوٹ گھڑنے والوں سے پیدا ہوئی ہے جعفر صادق اس کے ذمہ دار نہیں، اور اسی بنا پر ان کی جانب طرح طرح کے جھوٹ بھی منسوب کر دیئے گئے (جلد۴ صفحہ ۵۴)

سوال ۲۸:

روافض اپنے آپ کو اہل بیت سے منسوب کرتے ہیں، آپ کی اس نسبت کے بارے میں کیا رائے ہے؟

جواب:

حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد جن مصائب سے دوچار ہوئی ان میں ایک مصیبت روافض کا ان سے انتساب بھی ہے (جلد۴، صفحہ ٦٠)

سوال ۲۹:

روافض اپنے دین و مذہب کو ثابت کرنے کے لئے کن چیزوں سے دلیل پکڑتے ہیں۔

جواب:

ان کے دلائل عموماً وہ اشعار اور جھوٹے قصے کہانیاں ہیں جو انہی کے کذب و جہالت اور ظلم وتعدی کے مناسب ہیں، اور ظاہر ہے کہ اس قسم کے اشعار سے وہی شخص دین کے اصول ثابت کرنے کی کوشش کرے گا جو اہل بصیرت کے زمرہ سے خارج ہوگا۔ (جلد۴ صفحہ ٦٦)

سوال ۳۰:

خدمت اسلام میں شعر کا ایک خاص مقام ہے، تو کیا اس سلسلہ میں آپ نے کچھ اشعار بھی کہے ہیں؟

جواب:

إذاماشئتَ أن ترضى لنفسك مذهباً

تنال به الزُلفى وتنجو من النار

اگر تم اپنے نفس کے لئے ایسا مذہب چاہتے ہو جس سے تمہیں اللہ کی قربت اور جہنم سے نجات حاصل ہو۔

فـدن بـكـتــاب الـلــه والسنن التـى

أتـت عن رسول الله من نقل أخيار

تو اللہ کی کتاب سے اور بہترین جماعت کی روایت کردہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے قریب ہو جاؤ۔

ودع عنك دين الرفض والبدع التى

يـقـودك داعيهـاإلـى الـنـار والعار

اور رافضیت اور بدعتوں کا دین چھوڑ دو جس کا داعی تمہیں جہنم اور عار کی طرف لے جاتا ہے۔

وسـر خـلـف أصـحــاب الرسول فـانهم

نـجـوم هـدى فـى ضوئهـا يهتدى الســار

اور صحابہ کرام کے نقش قدم پر چلو کیونکہ وہ ہدایت کے نجوم ہیں جن کی روشنی میں چلنے والا سیدھی راہ پر چلتا ہے۔

وعُـج عـن طـريق الرفض فهو مؤسس

عـلـى الـكـفـر تـأسيسا على جرف هار

اور رافضیت کے دین سے منہ موڑ لو اس کی بنیاد کفر پر ہے جو منہدم ہونے کے قریب ہے۔

هـمـــا خـطـتـــا: إمـــا هـدى وسـعـــادة

وإمـــا شــقـــاء مـع ضـلالة كـفـــار

یہ دو الگ الگ راہیں ہیں، یا تو ہدایت وسعادت ہے، اور یا کفار کی ضلالت کے ساتھ شقاوت وبدبختی۔

فـــأى فـريـــقـنـــاأحـق بـــأمـنـــه

وأهــدى سبيــلا عـنـد مــايـحـكـم الـبــار

بتاؤ کہ اگر کوئی منصف فیصلہ کرے تو دونوں فریق میں سے کون امن وامان کا حقدار اور براہ راست پر ہوگا؟

أمـن سـبّ أصـحــاب الرسول وخـالف الـ
كتـــاب ولـم يـعـبــأ بثــابـت أخـبــار

کیا وہ فریق جو صحابہ کرام کو گالی دے اور کتاب اللہ کی مخالفت کرے اور صحیح احادیث کو پس پشت ڈال دے؟

أم الــمـقـتـدى بـالـوحـى يسـلك مـنـهـج الـ
صـحـــابة مـع حـــب الـقــرابة الأطـهــار

یا وہ جو کتاب وسنت کا تابعدار اور صحابہ کرام کے منہج کا پیروکار رہے اور ساتھ ہی پاکباز اہل بیت سے محبت بھی رکھتا ہے۔ (جلد۴، صفحہ۱۲۸)

سوال ۳۱:

رافضی مذہب کن چیزوں پر مشتمل ہے؟

جواب: اس مذہب میں تمام بڑی بڑی اور خطرناک بدعتیں بھری ہیں، چنانچہ اس مذہب والے جہمی، قدری ارورافضی سب کچھ ہیں (جلد۴، صفحہ۱۳۱)

سوال ۳۲:

کیا رافضی مذہب میں تناقضات بائے جاتے ہیں؟

جواب:

روافض اپنے کذب بیانی اور جہالت کی وجہ سے سخت تناقض کا شکار ہیں، وہ مختلف بات میں پڑے ہوئے ہیں، اس سے وہی باز رکھا جاتا ہے جو پھیر دیا گیا ہو (جلد۴، صفحہ۲۸۵)

سوال۳۳:

کیا روافض سچ مچ علی رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتے ہیں؟

جوب:

وہ علی رضی اللہ عنہ سے سب سے زیادہ بغض رکھنے والے اورنفرت کرنے والے ہیں (جلد۴،صفحہ۲۹۶)

سوال۳۴:

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں انکا کیا موقف ہے؟

جواب:

وہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر بڑے بڑے گناہوں کی تہمت لگاتیہیں ،اور بعض تو انکو بدکاری سے متہم کرتے ہیں جس سے اللہ تعالیٰ نے انہیں بری قرار دیا ہے اوراس بارے میں قرآن نازل فرمایا ہے (جلد۴،صفحہ۳۴۴)

سوال۳۵:

کیا انکا یہ کردار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایذا رسانی متصور ہوگا؟

جواب:

یہ معروف بات ہے کہ انسان کیلئے یہ بہت بڑی ایذارسانی ہے کہ کوئی شخص اسکی بیوی پر جھوٹ باندھے اور کہے کہ وہ بدکار عورت ہے۔(جلد۴،۳۴۵،۳۴۶)

سوال۳۶:

رافضی مذہب کا موجد کون ہے؟

جواب:

جس شخص نے رافضی مذہب ایجاد کیا وہ ایک بے دین ،ملحد اوراسلام اورمسلمانوں کا دشمن

تھا (جلد۴، صفحہ۳۶۲)

سوال ۳۷:

روافض، علی رضی اللہ عنہ کو کن باتوں سے متصف کرتے ہیں؟

جواب:

علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں روافض کے یہاں عجیب تناقض پایا جاتا ہے، چنانچہ ایک طرف تو وہ یہ کہتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ ہی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حامی ومددگار رتھے، اگر وہ نہ ہوتے تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کا بول بالا نہیں ہوسکتا تھا، اوردوسری طرف وہ علی رضی اللہ عنہ کو اسکے برخلاف عاجز اور ناکارہ بھی کہتے ہیں (جلد۴، ۴۸۵)

سوال ۳۸:

روافض، صحابہ کرام کو ابلیس سے برا قرار دیتے ہیں، آپ کے پاس اسکا کیا جواب ہے؟

جواب:

جس نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ابلیس سے برا قرار دیا وہ اللہ اور اس کے رسول اور تمام مومنین پر افترا پردازی کرنے اور اس مقام پر خیر القرون پر ظلم وزیادتی کرنے میں بالکل انتہا کو پہنچ گیا، اللہ تعالی اپنے رسولوں اور اہل ایمان کا حامی وناصر ہے، اس دنیا کی زندگی میں بھی اور جس دن گواہ اٹھ کھڑے ہوں گے یعنی آخرت میں بھی۔ (جلد۴، صفحہ۵۱۶)

سوال ۳۹:

کیا آپ ان کے شیوخ (پیروں) کے بارے میں ہمیں کچھ بتائیں گے؟

جواب:

ان کے شیوخ اگر یہ جانتے ہوں کہ وہ جو کہہ رہے ہیں باطل ہے، اس کے باوجود زبان سے

کہیں کہ یہ حق ہے اور اللہ کی جانب سے ہے تو وہ علمائے یہود کی جنس سے ہیں جو اپنے ہاتھ سے کتاب لکھ کر کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی جانب سے آئی ہے تا کہ اس سے دنیا کی تھوڑی سے پونجی کمالیں، تو ویل ہے ان کے لئے ان کی لکھائی کی وجہ سے، اور ویل ہے ان کے لئے ان کی کمائی کے سبب۔ اور اگر ان کے شیوخ یہ سمجھتے ہوں کہ وہ جو کچھ کہہ رہے ہیں حق ہے، تو یہ ان کی انتہائی جہالت اور گمراہی کی دلیل ہے۔ (جلد ۵، صفحہ ۱۶۲)

سوال ۴۰:

ابوجعفر باقر اور جعفر محمد صادق کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟

جواب:

اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ حضرات مسلمانوں کے سردار اور ائمہ دین میں سے ہیں، اور ان کے اقوال کی وہی قدر و منزلت ہے جو ان کے ہم پلہ دیگر ائمہ کے اقوال کو حاصل ہے، لیکن مصیبت یہ ہے کہ ان حضرات سے جو باتیں نقل کی جاتی ہیں ان میں سے اکثر و بیشتر جھوٹ ہیں۔ (جلد ۵، صفحہ ۱۶۳)

سوال ۴۱:

علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں اہل سنت کا کیا موقف ہے؟

جواب:

اہل سنت علی رضی اللہ عنہ سے محبت وعقیدت رکھتے ہیں اور یہ شہادت دیتے ہیں کہ وہ خلفائے راشدین اور ہدایت یافتہ ائمہ میں سے ہیں۔ (جلد ۶، صفحہ ۸۱)

سوال ۴۲: رافض، عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو کس نام سے موسوم کرتے ہیں؟

جواب:

وہ انہیں اس امت کا فرعون کہتے ہیں۔ (جلد ۶ صفحہ ۱۶۴)

سوال۴۳:

علی رضی اللہ عنہ کا ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے بارے میں کیا موقف تھا؟

جواب:

یہ بات تواتر کے ساتھ منقول اور معروف ہے کہ علی رضی اللہ عنہ شیخین (ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما) سے محبت وعقیدت رکھتے، ان کا احترام وتعظیم کرتے اور پوری امت پر انہیں ترجیح دیتے تھے، ان کے سلسلہ میں علی رضی اللہ عنہ سے ایک بھی برالفظ ہرگز منقول نہیں، اور نہ ہی یہ ثابت ہے کہ وہ اپنے آپ کو ان دونوں سے زیادہ خلافت کا حقدار سمجھتے تھے، ثقہ راویوں سے منقول صحیح اور متواتر احادیث واخبار کا علم رکھنے والے خاص وعام سب اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں۔ (جلد۶، صفحہ۱۷۸)

سوال۴۴:

کیا روافض گمراہ لوگوں میں سے ہیں؟

جواب:

روافض بدترین قسم کے گمراہ ہیں، جو فتنے کی جستجو میں رہتے ہیں اور جن کی اللہ اور اسکے رسول نے مذمت فرمائی ہے (جلد۶، ۲۶۸)

سوال۴۵:

کیا روایات واقوال پر مشتمل روافض کا کلام متناقض بھی ہے؟

جواب:

روافض ایسی متناقض باتیں کرتے ہیں کہ انکا کلام باہم ایک دوسرے کا نقیض ہوتا ہے (جلد۶، صفحہ۲۹۰)

سوال۴۶:

اسلام میں فتنہ کہاں سے پیدا ہوا؟

جواب:

اسلام میں فتنہ شیعوں سے پیدا ہوا، یہی لوگ ہر شر و فساد کی جڑ اور فتنوں کا محور ہیں (جلد ۶، صفحہ ۳۶۴)

سوال ۴۷:

روافض کی تلواریں کن کے لئے استعمال ہوتی ہیں؟

جواب:

ہر فتنہ و فساد کی جڑ شیعہ اور ان سے منسلک لوگ ہیں، اسلام میں جتنی بھی تلواریں چلیں ان میں سے اکثر انہیں کی طرف سے اٹھیں (جلد ۶، صفحہ ۳۷۰)

سوال ۴۸:

جو حضرات روافض کی جانب سے فریب میں مبتلا ہیں آپ ان سے کیا فرماتے ہیں؟

جواب:

اسلاف سے جو باتیں سنی اور نقل کی جاتی ہیں انہیں چھوڑ دو، ایک عقلمند اس پر غور کرے کہ اس کے دور میں اور اس کے دور سے متصل ماضی قریب میں اسلام کے اندر کیا کیا فتنے اور شر فساد رونما ہوئے تو اسے معلوم ہو جائے گا کہ اکثر و بیشتر فتنے روافض کی طرف سے اٹھے، آپ یہ بھی دیکھیں گے کہ روافض سب سے زیادہ فساد مچانے والے اور فتنے برپا کرنے والے ہیں، نیز امت کے درمیان فتنہ و فساد برپا کرنے کے لئے وہ ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔ (جلد ۶ صفحہ ۳۷۲)

سوال ۴۹:

جو لوگ روافض کو (مسلمانوں کے درمیان گھسنے کا) موقع دیتے ہیں آپ ایسے لوگوں کو کیا

نصیحت فرماتے ہیں، اس کے کیا اثرات مرتب ہوں گے؟

جواب:

روافض اگر مسلمانوں کے خلاف موقع پا جائیں تو پھر وہ کسی بھی چیز کی رعایت نہیں کریں گے (جلد۶، صفحہ۳۷۵)

سوال۵۰:

روافض، اہل سنت کے ساتھ منافقانہ چال چلتے ہیں اور انہیں دھوکہ دیتے ہیں وہ ایسا کس طرح کرتے ہیں؟

جواب:

روافض، اہل سنت کے لئے سب سے زیادہ محبت ومودت کا اظہار کرتے ہیں لیکن خود اپنا دین ومذہب ظاہر نہیں کرتے، حتی کہ اہل سنت کے ساتھ محبت ومودت کا اظہار کرنے کے لئے وہ صحابہ کرام کے فضائل ومحاسن اور ایسے قصیدے یاد رکھتے ہیں جن میں صحابہ کرام کی مدح وتعریف اور روافض کی ہجو ومذمت ہوتی ہے۔ (جلد۶، صفحہ۴۲۳)

سوال۵۱:

کیا اس نکتہ کی مزید وضاحت فرمائیں گے؟

جواب:

روافضی جس شخص کے ساتھ بھی نشست وبرخاست رکھے گا اس کے ساتھ وہ منافقانہ رویہ اختیار کرے گا، کیونکہ اس کے دل کے اندر اس کا جو دین ہے وہ فاسد دین ہے جو اسے جھوٹ، خیانت، لوگوں کے ساتھ بدنیتی اور انہیں دھوکہ دینے پر ابھارتا ہے، لہذا وہ ان کی ادنی پرواہ نہیں کرے گا بلکہ ان کے ساتھ ہر ممکن برا سلوک کرنے کی کوشش کرے گا (جلد ۶، صفحہ۴۲۵)

سوال۵۲:

کیا روافض کے اندر منافقوں کی خصلتیں زیادہ پائی جاتی ہیں؟

جواب:

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے اندر ایک سے زیادہ مقامات پر منافقوں کو کذب وخیانت اور دھوکہ فریب کے اوصاف سے متصف کیا ہے، اور یہ اوصاف سب سے زیادہ روافض میں پائے جاتے ہیں۔ (جلد۶، صفحہ۴۷۲)

سوال۵۳:

کیا روافضیوں کا مذہب اسلام کے مخالف ہے؟

جواب:

رافضیت کی بنیاد ایک بے دین اور منافق فرقہ نے رکھی، جن کا مقصد قرآن کریم، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دین اسلام میں عیب جوئی کرنا تھا۔ (جلد۷ صفحہ۹)

سوال۵۴:

رافضیت اپنے ماننے والوں کو کہاں پہنچاتی ہے؟

جواب:

رافضیت کفر والحاد کا سب سے بڑا دروازہ ہے۔ (جلد۷، صفحہ۱۰)

سوال۵۵:

رافضیت کا مصدر ومنبع کیا ہے؟

جواب:

رافضیت کا مصدر ومنبع شرک، الحاد اور نفاق ہے۔ (جلد۷، صفحہ۲۷)

سوال۵۶:

رافضی مذہب ایجاد کرنے کا مقصد کیا تھا؟

جواب:

جس شخص نے رافضیت کی بنیاد ڈالی اس کا مقصد دین اسلام کو بگاڑنا، اس میں دراڑ پیدا کرنا بلکہ اسے جڑ سے اکھاڑ پھینکنا تھا، جیسا کہ عبداللہ بن سبا اور اس کے پیروکاروں کے سلسلہ میں یہ بات معروف ومشہور ہے، ابن سبا ہی نے علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نص گھڑی اور یہ دعویٰ کیا کہ وہ معصوم ہیں۔ (جلد ۷، صفحہ ۲۱۹، ۲۲۰)

سوال ۵۷:

کیا اہل بیت کا رافضی مذہب سے کوئی تعلق تھا؟

جواب:

اہل بیت۔ الحمد اللہ۔ رافضیوں کے مذہب کی کسی بھی خصوصیت سے متفق نہیں، بلکہ ان کا دامن اس سے قطعاً پاک اور بری ہے (جلد ۷، صفحہ ۳۹۵)

سوال ۵۸:

خلفائے راشدین کے بارے میں اہل بیت سے کیا نقول ثابت ہیں؟

جواب:

تمام ہاشمی علمائے اہل بیت تابعین وتبع تابعین جو حسن اور حسین بن علی رضی اللہ عنہم کی نسل سے، یا ان کے علاوہ دیگر اہل بیت کی نسل سے ہیں، ان سے یہی نقول ثابت ہیں کہ وہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے عقیدت ومحبت رکھتے تھے اور انہیں علی رضی اللہ عنہ پر ترجیح دیتے تھے، یہ نقول ان علمائے اہل بیت سے تواتر کے ساتھ ثابت ہیں۔ (جلد ۷، صفحہ ۳۹۶)

سوال ۵۹:

روافض کا خیال ہے کہ وہ اہل بیت کی تکریم وتوقیر کرتے ہیں، کیا یہ صحیح ہے؟

جواب:

روافض اہل بیت پر سب سے زیادہ عیب لگانے والے اوران پر طعن و تشنیع کرنے والے ہیں۔(جلد۷،صفحہ۴۰۸)

سوال۶۰:

روافض کا آخری مقصد کیا ہے؟

جواب:

روافض کا آخری مقصد یہ ہے کہ صحابہ کرام اور جمہور امت کی تکفیر کے بعد علی رضی اللہ عنہ اوران کے اہل بیت کو کافر قرار دے دیں (جلد۷،صفحہ۴۰۹)

سوال۶۱:

روافض کس چیز کے لئے کوشاں ہیں؟

جواب:

روافض کی ساری کوشش صرف اس لئے ہے کہ اسلام کو منہدم کر دیں، اس کا شیرازہ منتشر کر دیں اوراس کی بنیادوں کو متزلزل کر دیں۔(جلد۷،صفحہ۴۱۵)

سوال۶۲:

کیا رافضی مذہب کا اسلام سے کوئی تعلق ہے؟

جواب:

جس کو دین اسلام کی ادنیٰ معلومات ہوگی وہ جانتا ہوگا کہ رافضی مذہب، اسلام سے سراسر متصادم ہے۔(جلد۸،صفحہ۴۹۷)

و آخر دعوانا ان الحمدالله رب العالمین